جزائر قمر

مولانا محمد انیس رشید

''عالم ناتمام'' کے تحت اسلامی ممالک میں سے کسی ایک ملک کا تعارف پیش کیا جاتا ہے جس میں اس کے ماضی، حال اور مستقبل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔اس بار ''جزائر قمر'' کا تعارف ہدیۂ قارئین ہے۔(ادارہ)

جزائر قمر بحر ہند میں مڈغاسکر اور جنوب مشرقی افریقہ کے درمیان آبنائے موزمبیق کے شمالی سرے پر واقع تین جزائر پر مشتمل ہے۔اس کے نزدیک ترین مغرب میں موزمبیق اور مشرق میں مڈغاسکر واقع ہیں۔یہ جزائر افریقہ کے مشرقی ساحل سے ۲۵۰ میل اور مڈغاسکر سے ۲۵۰ میل کے فاصلے پر ہیں۔بڑے جزیرے گرینڈ قمر کا رقبہ ۴۴۳ مربع میل، موہیلی کا ۱۱۲ مربع میل اور انجوان کا رقبہ ۱۶۴ مربع میل ہے۔جزیرہ ہمایوت اس سے کچھ فاصلے پر ہے۔یہ جزیرے نہایت دلکش، سرسبز وشاداب اور خوب صورت ہیں۔جزیرہ انجوان آتش فشانی پہاڑوں پر مشتمل ہے، ان پہاڑوں سے نکلنے والے لاوے کی مٹی نہایت زرخیز ہے۔جزائر قمر کا سولہ (۱۶) فیصد رقبہ جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے۔یہاں کا ۳۵ فیصد علاقہ قابل کاشت ہے۔بحر ہند کے ساتھ اس کا ساحل ۳۴۰ کلومیٹر لمبا ہے۔

جزائر قمر کا مجموعی رقبہ ۱۸۶۲ مربع کلومیٹر ہے۔اس کی آبادی سات لاکھ کے قریب ہے۔یہاں کے دارالحکومت کا نام مورونی ہے۔ایکونی، دوموني، موتساموود، ڈزوڈزی اور فومبونی یہاں کے بڑے شہر ہیں۔یہاں کی سرکاری زبان قمرین کہلاتی ہے۔یہاں کی آبادی میں ۸۶ فیصد لوگوں کا مذہب اسلام ہے۔جب کہ باقی ۱۴ فیصد لوگوں کا تعلق رومن کیتھولک عیسائی فرقے سے ہے۔۶ جولائی ۱۹۷۵ء کو جزائر قمر آزاد ہوا اور ۱۲ نومبر ۱۹۷۵ء کو اقوام متحدہ کا رکن بنا، یہاں کی اہم زرعی پیداوار ونیلا، ناریل، چاول، عطریات کے درخت، کافی، کوکو، گنا، کساوا، آم، کیلا، کپاس، کچالو، سبزیاں اور پھول شامل ہیں۔

جزائر قمر خوب صورت جزائر کا ملک ہے۔آٹھویں صدی عیسوی میں یہ جزیرے سلطان مسقط وعمان کی مشرقی افریقی سلطنت کا حصہ بنا، یہاں اسلام عرب تاجروں اور بحری مسافروں کے ذریعے پھیلا۔یہ تاجر اور بحری مسافر افریقہ اور مڈغاسکر سے آتے تھے اور یہاں سے وہ زرخیز مٹی اور لکڑی لے جاتے تھے اور ان جزائر پر قیام بھی کرتے تھے۔۱۵۲۷ء میں ایک پرتگالی جغرافیہ دان ڈیوگورو بیروز نے بحری جہاز رانی کے اپنے عالمی نقشے میں پہلی بار جزائر قمر کو ظاہر کیا، لیکن یہاں کی سیاحت کرنے والا پہلا یورپی ایک برطانوی ملاح جیمز انکاسٹر تھا جو ۱۵۹۱ء میں اس کے ساحل پر اترا تھا۔اس وقت عرب تہذیب وتمدن پورے عروج پر تھی۔۱۷ویں صدی عیسوی میں عرب تاجروں کے ساتھ مڈغاسکر، انڈونیشیا اور ایران سے بھی لوگ آکر یہاں آباد ہوگئے۔۱۸۴۰ء کے عشرے میں فرانسیسیوں نے یہاں غلبہ حاصل کرلیا۔۱۸۴۳ء میں مایوت کے حکمران نے یہ جزیرہ فرانس کے حوالے کردیا۔۱۸۸۶ء میں باقی تینوں جزائر گرینڈ قمر، موہیلی اور انجوان بھی فرانس کے زیر تسلط آگئے۔

۱۹۰۹ء تک فرانس نے ان تمام جزائر پر مکمل قبضہ کرلیا۔ ۱۹۱۲ء میں یہ تمام جزائر فرانس کی کالونی بن گئے۔ یکم جنوری ۱۹۴۷ء فرانس نے ان جزائر کو سمندر پار علاقوں کی حیثیت دے دی۔ ۱۹۶۱ء میں جزائر قمر کو داخلی خود مختاری ملی۔ ۱۹۶۳ء میں "قمر آزادی" وجود میں آیا۔ اس کا مرکز تنزانیہ میں قائم ہوا۔ ۱۹۷۰ء میں "قمر افریقی مسلم یونین" وجود میں آئی، اس کا مرکز نیرو میں قائم کیا گیا۔ ان تنظیموں نے مل کر فرانس سے آزادی کی جدوجہد شروع کردی۔ ۱۹۷۴ء میں آزادی کے لیے ریفرنڈم ہو فرانس کی قومی اسمبلی نے ہر جزیرے کو اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ کرنے کا اختیار دیا۔ واحد عیسائی جزیرہ مایوت کے سوا باقی تینوں جزائر کے باشندوں نے آزادی کے حق میں رائے دی۔ ۶ جولائی ۱۹۷۵ء کو جزائر قمر کی قومی اسمبلی نے اس کی آزادی کا اعلان کردیا۔ آزادی کے بعد احمد عبداللہ ملک کے پہلے صدر بنے، تاہم اعلان آزادی کے صرف ایک ماہ بعد ۳ اگست ۱۹۷۵ کو ان کا تختہ الٹ دیا گیا۔ تختہ الٹنے کا ذمہ دار ایک فرانسیسی ٹولہ تھا جس کا سربراہ باب ڈینارڈ تھا۔ اعلان آزادی کے بعد فرانس نے اقتصادی اور معاشی امداد بند کردی تو ملک دیوالیہ ہوگیا۔ دسمبر ۱۹۷۵ء میں فرانس نے تینوں جزائر کی آزادی کو تسلیم کرلیا ۱۹۷۶ء کے ریفرنڈم میں جزیرہ مایوت کے لوگوں نے فرانس کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا۔ فرانس نے مایوت کو خصوصی علاقے کا درجہ دیا۔ اس جزیرے کے معاملے میں فرانس اور جزائر قمر کے مابین شدید اختلافات پیدا ہوگئے۔ نتیجتاً فرانس نے تمام ترقیاتی اور فنی امداد معطل کردی۔ ۱۳ مئی ۱۹۷۸ء کو باب ڈینارڈ نے ایک مرتبہ پھر جزائر قمر کے خلاف سازش کی اور اقتدار پر قابض ہوگیا۔ یکم اکتوبر ۱۹۷۸ء کو آئین نافذ ہوا، نئے انتخابات ہوئے اور احمد عبداللہ نے فرانس کے ساتھ تعلقات دوبارہ بحال کیے۔ ۱۹۸۴ء میں جنوبی افریقہ کی سفید فام حکومت ان جزائر کو آزادی پسندوں کے خلاف استعمال کرتی رہی۔ ۲۶ نومبر ۱۹۸۹ء کو باب ڈینارڈ نے ایک مرتبہ پھر سازش کی اور کرائے کے فرنچ سپاہیوں کی قیادت کرتا ہوا صدارتی محل پر حملہ کرکے ۷۰ سالہ صدر احمد عبداللہ کو قتل کردیا۔ ان کے محل پر اینٹی ٹینک میزائل سے حملہ ہوا۔ صدر احمد عبداللہ کے قتل کے بعد باب ڈینارڈ جزائر قمر سے اچانک غائب ہوگیا اور اس کے کرائے کے فوجی ملک سے چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد فرانسیسی چھاتہ بردار فوج جزیرے پر اتر گئی اور اس نے اہم مقامات کی نگرانی شروع کردی۔ جون ۱۹۹۷ء میں جزیرہ انجوان میں علاحدگی کی تحریک اٹھ کھڑی ہوئی۔ تین اگست کو جزیرے کے لوگوں نے اپنی آزادی کا اعلان کردیا، یہ لوگ جزیرے کو دوبارہ فرانسیسی حکمرانی میں دینا چاہتے تھے۔ جزیرے کے مرکزی شہر موتسامودو میں سات ہزار افراد نے نقاب پوش کمانڈوز کی قیادت میں جلوس نکالا اور گورنر کے خالی محل پر فرانس سے آزادی کے پہلے حکمران سلطان کے پرچم لہرادیئے۔ ۲۶ اکتوبر ۱۹۹۷ء کو ایک ریفرنڈم کے ذریعے انجوان کے عوام نے ۹۸ فیصد کی اکثریت سے جزائر سے علاحدگی اور آزادی کے حق میں ووٹ دیا۔ ۲۳ جنوری ۲۰۰۰ء کو انجوان میں جزائر سے آزادی کے لیے ریفرنڈم ہوا۔ کرنل سعید عبید نے خود کو انجوان کا صدر قرار دے دیا۔ اگست ۲۰۰۱ء میں ایک بغاوت کے دوران میجر محمد بکر نے انجوان کے حکمران کرنل سعید عبید الرحمٰن کا تختہ الٹ دیا، تین ماہ بعد نومبر ۲۰۰۱ء کو کرنل سعید نے میجر محمد بکر کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی جسے وفادار فوجوں نے ناکام بنادیا، ناکامی کے بعد کرنل سعید فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ مئی ۲۰۰۲ء میں جزائر قمر کے تینوں جزائر کو متحد کرکے ملک کو یونین آف قمر کا نام دیا گیا۔ جزائر قمر کی تاریخ پر ایک اُچٹتی ہوئی نظر دوڑانے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہاں قیادت اور حکومت کے لیے مسلسل آویزش رہی، حکومت پر جس کا کنٹرول ہوتا ہے اسے ہٹانے کے لیے بہت جلد انقلاب لایا جاتا ہے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے آناً فاناً حکومت میں تبدیلی رونما ہوجاتی ہے۔ ☆☆☆